باقی رہیں گول مول پیشگوئیاں۔ مثلاً "غلام احمد کی جے"۔ "نواب مبارکہ بیگم" "قیصر ہند کی طرف سے شکریہ"۔ "تائی آئی"۔ اور "ناسی گئی" وغیرہ۔ چونکہ ان میں سے کوئی بھی پیشگوئی کی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس لئے ہم ان کو زیر بحث نہیں لاتے۔ نہ لانے کی ضرورت ہے۔ واٰخر دعوٰینا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(راقم آثم ذرہ بیمقدار خاکسار محمد عبد اللہ معمار امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ)

افلاس

"مرقع میں اخلاقی اور اصلاحی مضامین بلکہ ان کے ساتھ ہی بہائی فرقہ کا"
"ذکر بھی ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ"

(مدیر)

اس کرہ ارضی پر، اس آسمان اور آفتاب کے نیچے کوئی قوم مسلم قوم جیسی مفلس۔ قلاچ و مبتذل نہیں ہے۔ دولت ثروت ان کے گھروں سے مفقود، عزت و عظمت ان سے مسلوب، جن کا لقب خیر الامم ہے خیانت، دغا فریب دروغ گوئی و کذب بیانی ان کا شعار ہے۔ یعنی جملہ بد اخلاقیوں و برائیوں کے مجموع ہیں ؎

فلاکت جسے کہئے اُم الجرائم — نہیں رہتے ایماں پہ دل جس سے قائم
بناتی ہے انسان کو جو بہائم — مصلی ہیں دل جمع جس سے نہ صائم

وہ یوں اہل اسلام پر چھا رہی ہے
کہ مسلم کی گویا نشانی یہی ہے

کہیں مکر کے گر سکھاتی ہے ہم کو — کہیں جھوٹ کی لَو لگاتی ہے ہم کو
خیانت کی چالیں سجھاتی ہے ہم کو — خوشامد کی گھاتیں بتاتی ہے ہم کو

یہاں جتنی قومیں ہمارے سوا ہیں ہزاراں میں خوش ہیں تو دو بینوا ہیں
یہاں لاکھ میں دو اگر اغنیا ہیں تو وہ نیم بسمل ہیں باقی گدا ہیں
ذرہ کام غیرت کو فرمائیں گر ہم
تو سمجھیں کہ ہیں بتذل کسقدر ہم (حالی)

ایک زمانہ تھا کہ فارغ البالی، دولت و ثروت مسلمانوں کے قدموں کے نیچے تھی اور یہ دوسری قوموں میں معزز و محترم تھے۔ تمام خوبیوں، محاسنوں کی یہ نمونہ تھے۔ آج یہ حالت ہے کہ فلاکت و افلاس تذلیل و تحقیر ان پر ہر چہار سمت سے محیط ہے۔ آج بھی وہی اللہ، اسی رسول کا فرمان اور وہی قرآن ہم میں موجود ہے جو زمانہ ماضیہ کے مسلمانوں میں تھا۔ تو پھر کیوں افلاس اور ذلت و توہین کی وبا اس امت میں جس کو خیرامت کہا گیا ہے، پھیلی ہوئی ہے۔

مُسلم قوم نے آپ اپنی حالت بدلدی تو خدائے لایزال نے بھی ان کی حالت کو بدلدیا۔ چنانچہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

"یعنی خدائے تعالےٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ آپ اپنی حالت نہیں بدلتی"

افلاس و کنگالی جو ام الجرائم ہے، اس درجہ پیدا ہوگیا ہے کہ مسلم قوم نے آپ اپنی حالت بدلدی۔ خدا کے احکام اور اس کے رسول کے حکموں کو پس پشت ڈالدیا اور اللہ تعالےٰ کے ذکر و اذکار کو فراموش کردیا۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ أَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا۔ قَالَ كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى۔

"یعنی جس کسی نے میرے ذکر سے منہ موڑا پس اس کیلئے رزق تنگ ہے
اور اس کو اُٹھائینگے ہم (خدا) قیامت میں اندھا کرکے۔ کہیگا اے
میرے رب تو نے کیوں مجھے اندھا اُٹھایا۔ حالانکہ تھا میں (دنیا میں)
آنکھ والا۔ کہیگا اللہ تعالیٰ یونہی پہنچی تھیں تجھ کو ہماری آیتیں پس
تو نے اُن کو بھلا دیا اور اسی طرح آج ہم تجھ کو بھلا دینگے۔"

آیۂ مذکورہ بالا سے ظاہر ہوا کہ جو کوئی خدا کے حکم و احکام سے اعراض کریگا اُس پر دو طرح کے عذاب ہونگے۔ ایک تو قیامت میں اندھا اُٹھایا جائیگا دوسرے اس کے رزق میں تنگی کردی جائیگی۔

یہ مسلمانوں پر افلاس بلکہ ایک عذاب ہے جس سے ان کی نہ کوئی عزت وعظمت ہے نہ ان کے پاس مال و دولت ہے نہ اقبال یاد رہے ؎

نہ ثروت رہی ان کی قائم نہ عزت گئے چھوڑ ساتھ ان کا اقبال و دولت

دعا اے مالک الملک مسلم قوم کو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور افلاس و محتاجی کی مصیبتوں سے نکالکر اگلے مسلمانوں جیسی شان و شوکت رعب دبدبہ عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔ واخر دعوٰینا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(محررہ ابوجمیل عبدالجلیل۔ از مدرسہ احمدیہ لہریا سرائے۔ دربھنگہ)

فیصلۂ مرزا

مرزا صاحب قادیانی نے مولانا ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرکے دعا کی تھی کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہو وہ پہلے مرے۔ اس کا نام "آخری فیصلہ" رکھا تھا اس دعا پر مفصل بحث کرکے ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں صادق نہ تھے رسالہ عربی۔ اُردو دونوں زبانوں میں ہے۔ قیمت ۵ر (منیجر سے طلب کریں)